السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیۃ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے علم میں یہ سوال آیا جو سماحۃ الرئیس العام کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ میں نے علماء اسلام سے سنا ہے کہ مردہ قبر میں زندہ ہوجاتا ہے۔ اور وہ فرشتوں کے سوال کا جواب دیتا ہے۔ اور اگر اس میں کفر اور دنیا کی زندگی میں اسلام پر عدم استقامت ثابت ہو تو اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ مبادی اسلام کے شناسا ہونے کی حیثیت سے مجھے قرآن کریم سے ایسی واضح دلیل نہیں ملتی جس سے یہ معلوم ہو کہ قبر میں سوال وجواب اور عذاب ہوتا ہے بلکہ ارشاد باری تعالیٰ تو یہ ہے :

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ٢٧ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ٢٨ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ٢٩ وَادْخُلِي جَنَّتِي ٣٠ ... سورة الفجر

''اے اطمینان پانے والی روح !اپنے پروردیگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی 'تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہوجا اور میری بہشت میں داخل ہوجا۔''

میرے ناقص فہم کے مطابق جسم سے نکلنے کے بعد روح اپنے رب کے پاس جا پہنچتی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ روح قبر میں اپنے جسم کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہوتی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ ١١ ... سورة الغافر

''وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردیگار! تونے ہم کو دودفعہ بے جان کیا اور دو دفعہ جان بخشی۔''

میں اس آیت سے یہ سمجھتا ہوں کہ دو دفعہ کی موت سے مراد وقت نطفہ اور جسم سے جان کے خروج کے وقت کی موت ہے جس طرح کہ دو دفعہ کی زندگی سے مراد شکم مادر اور بعثت کے وقت کی زندگی ہے اس آیت میں قبر کے سوال جواب اور عذاب کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ٥٢ ... سورة يس

''وہ کافر کہیں گے (اے ہے) ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے (جگایا) اٹھایا۔''

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفار (اپنی قبروں سوئے ہوئے ہوں گے اور نیند تو عذاب کے منافی ہے۔ آخر میں امید ہے کہ مجھے اس سوال کا شافی جواب ملے گا جیسا کہ آپ کے جوابات ہمیشہ شافی ہی ہوتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے اس کا یہ جواب دیا :

اولاً : احکام شرعیہ کے دلائل جیسے قرآن کریم سے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کی صحیح ثابت شدہ سنت سے بھی ہوتے ہیں۔ خواہ وہ قولی ہو یا فعلی یا تقریری کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم عام ہے کہ آپ ہمارے پاس جو بھی نصوص کتاب وسنت لے کر آئیں۔ ہم ان کو لے لیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ٧ ... سورة الحشر

''جو چیز تم کو رسول (ﷺ) دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

کیونکہ آپ خواہش نفس سے بات نہیں فرماتے تھے بلکہ وحی الہیٰ کی روشنی میں ہمارے لئے احکام شریعت بیان فرماتے تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ٤ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ٥ ... سورة النجم

''اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ (قرآن) تو اللہ کا حکم ہے۔ جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ ان کو بڑی قوتوں والے نے یہ سکھایا۔''

نبی کریم ﷺ جو کچھ بھی لے کر آئے اس کا اتباع کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان اور اس کی محبت کی دلیل ہے اور اس کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والے سے اللہ تعالیٰ بھی محبت فرماتا اور اس کے گناہ معاف

فرمادیتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُل إِن كُنتُم تُحِبّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعوني يُحبِبكُمُ اللَّهُ وَيَغفِر لَكُم ذُنوبَكُم ٣١ ... سورۃ آل عمران

''(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے؛

قُل أَطيعُوا اللَّهَ وَالرَّسولَ فَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الكٰفِرينَ ٣٢ ... سورۃ آل عمران

''(اے پیغمبر ﷺ!) کہہ دیجئے (لوگوں) اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر وہ نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔''

اور فرمایا :

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَطيعُوا اللَّهَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَأُولِي الأَمرِ مِنكُم فَإِن تَنٰزَعتُم في شَيءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ ذٰلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأويلًا ٥٩ ... سورۃ النساء

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام (نتیجہ) بھی اچھا ہے۔''

مَن يُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أَطاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلّىٰ فَما أَرسَلنٰكَ عَلَيهِم حَفيظًا ٨٠ ... سورۃ النساء

''جس شخص نے رسول کی فرماں برداری کی تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر! تمہیں ہم نے ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

اس طرح قرآن کریم کی بہت سی آیات ہیں۔ جن میں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں۔ آپ کا اتباع کریں۔ اور جو کچھ آپ سے ثابت ہے۔ اسے لے لیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت صحیحہ حجت ہے اور اس سے عقیدہ و عمل کے احکام ثابت ہوتے ہیں۔ جس طرح آیات قرآن حجت ہیں۔ اور ان سے بھی عربی زبان کے قواعد کے تقاضوں کے مطابق اور عربوں کے اپنی زبان کو سمجھنے کے طریقوں کے مطابق صراحتاً اور استنباطاً احکام ثابت ہوتے ہیں۔

ثانیاً : عقلی طور پر کافروں کے لئے عذاب قبر ممکن ہے۔ قرآن کریم سے بھی یہ ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَحاقَ بِـٔالِ فِرعَونَ سوءُ العَذابِ ٤٥ النّارُ يُعرَضونَ عَلَيها غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَومَ تَقومُ السّاعَةُ أَدخِلوا ءالَ فِرعَونَ أَشَدَّ العَذابِ ٤٦ ... سورۃ غافر

''اور آل فرعون کو سخت عذاب نے آگھیرا (یعنی) آتش جہنم کے صبح و شام اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو۔''

یہ آیت کریمہ قبر میں آگ کے عذاب کے اثبات کے لئے واضح دلیل ہے کہ ایک تو اس میں صبح و شام کا ذکر ہے۔ اور قیامت کے دن کوئی صبح شام نہ ہوگی۔ اور آیت کریمہ کے آخر میں جو یہ فرمایا :

وَيَومَ تَقومُ السّاعَةُ أَدخِلوا ءالَ فِرعَونَ أَشَدَّ العَذابِ ٤٦ ... سورۃ غافر

''اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو۔''

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قیامت انہیں کم تر درجہ کا عذاب ہو رہا ہے اور وہ آگ کے سامنے پیش کیا جانا اور وہ عذاب قبر ہی ہے اور جزاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم عدل میں فرعون آل فرعون اور دیگر سب کافر برابر ہیں۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَذَرهُم حَتّىٰ يُلٰقوا يَومَهُمُ الَّذي فيهِ يُصعَقونَ ٤٥ يَومَ لا يُغني عَنهُم كَيدُهُم شَيـًٔا وَلا هُم يُنصَرونَ ٤٦ وَإِنَّ لِلَّذينَ ظَلَموا عَذابًا دونَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ أَكثَرَهُم لا يَعلَمونَ ٤٧ ... سورۃ الطور

''پس ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ روز جس میں وہ بے ہوش کردیئے جائیں گے سامنے آجائے جس دن ان کا کوئی داؤ (مکروفریب) کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد پہنچے گی۔ اور یقیناً ظالموں کے لئے اس کے سوا اور عذاب (سزا) بھی ہے۔ لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔''

یہ آیت کریمہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ کافروں کو قیامت سے پہلے کمتر عذاب ہوتا ہے۔ یہاں عذاب عام ہے۔ ان کو دنیا میں ہونے والا عذاب بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اور وہ عذاب بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جو انہیں قبروں میں ہوگا اور قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد پھر انہیں عذاب اکبر ہوگا۔ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو بھی اس کا حکم دیتے۔ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی۔ اور لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا ''لوگو! اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر سے پناہ چاہو۔'' اسی طرح ایک مرتبہ آپ نے بقیع الغرقد میں اللہ تعالیٰ سے تین بار عذاب قبر سے پناہ مانگی جب کہ ایک صحابی کی میت کے لئے قبر کھودی جا رہی تھی۔ اگر عذاب قبر ثابت نہ ہوتا تو آپ ﷺ خود اس سے اللہ کی پناہ مانگتے نہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ :

اللہ تعالیٰ مومنوں (کے دلوں) کو (صحیح اور) پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (مضبوط رکھے گا) اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

سے مراد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قبر میں سوال کے وقت مومن کو ثابت قدم رکھتا اور کافر کو رسوا کر دیتا ہے۔ مومن کو صحیح جواب کی توفیق ملتی اور قبر میں نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ جب کہ کافر ذلیل و خوار ہوتا۔ جواب میں تردد کا شکار ہوتا اور پھر قبر میں عذاب سے دوچار ہوتا ہے چنانچہ اسے حدیث براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے عنقریب بیان کیا جائے گا۔

عذاب قبر کی دلیلوں میں سے ایک حدیث وہ بھی ہے۔ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا:

، النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبرین فقال انهما ليعذبان وما يعذبان فی کبیر اما احدهما فكان لايستتر من البول واما الاخر فكان يمشی بالنميمة فدعا بجريدة رطبة فشقها نصفين وغرز على كل قبر واحدة وقال لعله يخفف عنهما مالم ييبسا (صحیح بخاری)

''ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور عذاب بھی کسی ایسے بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا (جس سے بچنا ان کے لئے محال تھا) ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک تر و تازہ شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں کر کے ہر ایک قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا اور فرمایا ہو سکتا ہے۔ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں ان سے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔''

رسول اللہ ﷺ کی متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قبر میں میت سے سوال ہوتا ہے۔ اور پھر وہ اپنے عقیدے و عمل کے مطابق نعمت یا عذاب سے دوچار ہوتا ہے۔ ان متواتر احادیث کی موجودگی میں عذاب قبر کے بارے میں شک کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ عذاب قبر کے بارے میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں بھی قطعاً کوئی اختلاف نہیں تھا۔ تمام اہل سنت والجماعت بھی عذاب قبر کے قائل ہیں۔ اس سلسلے میں ایک مشہور حدیث وہ بھی ہے۔ جسے براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ ہم بقیع الغرقد میں ایک جنازے میں تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور آپ بیٹھ گئے قبر کھودی جا رہی تھی۔ اور ہم اس قدر خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھے تھے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا:

اعوذ باللہ من عذاب القبر (اخرجہ احمد فی المسند ۴/۲۸۷،۲۹۵)

''میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں''

پھر فرمایا کہ:

ان العبد المؤمن إذا كان فی انقطاع من الدنيا وإقبال من الآخرة نزل إليه ملائكة من السماء بيض الوجوه كأن وجوههم الشمس معهم كفن من أكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم يجئ ملك الموت عليه السلام حتى يجلس عند رأسه فيقول أيتها النفس الطيبة اخرجی إلى مغفرة من الله ورضوان قال فتخرج تسيل كما تسيل القطرة من فی السقاء فيأخذها فإذا أخذها لم يدعوها فی يده طرفة عين حتى يأخذوها فيجعلوها فی ذلك الكفن وفی ذلك الحنوط ويخرج منها كأطيب نفحة مسك وجدت على وجه الأرض قال فيصعدون بها فلا يمرون يعنی بها على ملأ من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان بن فلان بأحسن أسمائه التی كانوا يسمونه بها فی الدنيا حتى ينتهوا بها إلى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها إلى السماء التی تليها حتى ينتهی به إلى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبوا كتاب عبدی فی عليين وأعيدوه إلى الأرض فإنی منها خلقتهم وفيها أعيدهم ومنها أخرجهم تارة أخرى قال فتعاد روحه فی جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربی الله فيقولان له ما دينك فيقول دينی الإسلام فيقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فيكم فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان له وما علمك فيقول قرأت كتاب الله فآمنت به وصدقت فينادی مناد فی السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة وألبسوه من الجنة وافتحوا له بابا إلى الجنة قال فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح له فی قبره مد بصره قال ويأتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب طيب الريح فيقول أبشر بالذی يسرك هذا يومك الذی كنت توعد فيقول له من أنت فوجهك الوجه يجئ بالخير فيقول أنا عملك الصالح فيقول رب أقم الساعة حتى أرجع إلى أهلی ومالی قال وان العبد الكافر إذا كان فی انقطاع من الدنيا وإقبال من الآخرة نزل إليه من السماء ملائكة سود الوجوه معهم المسوح فيجلسون منه مد البصر ثم يجئ ملك الموت حتى يجلس عند رأسه فيقول أيتها النفس الخبيثة اخرجی إلى سخط من الله وغضب قال فتفرق فی جسده فينتزعها كما ينتزع السفود من الصوف المبلول فيأخذها فإذا أخذها لم يدعوها فی يده طرفة عين حتى يجعلوها فی تلك المسوح ويخرج منها كأنتن ريح جيفة وجدت على وجه الأرض فيصعدون بها فلا يمرون بها على ملأ من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الخبيث فيقولون فلان بن فلان بأقبح أسمائه التی كان يسمى بها فی الدنيا حتى ينتهی به إلى السماء الدنيا فيستفتح له فلا يفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم {لا تفتح لهم أبواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فی سم الخياط} فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه فی سجين فی الأرض السفلى فتطرح روحه طرحا ثم قرأ {ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوی به الريح فی مكان سحيق} فتعاد روحه فی جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا أدری فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا أدری فيقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فيكم فيقول هاه هاه لا أدری فينادی مناد من السماء ان كذب فافرشوا له من النار وافتحوا له بابا إلى النار فيأتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه أضلاعه ويأتيه رجل قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول أبشر بالذی يسوءك هذا يومك الذی كنت توعد فيقول من أنت فوجهك الوجه يجئ بالشر فيقول أنا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة (اخرجہ احمد ۴/۲۸۷/۲۹۵)

''مومن بندہ جب آخرت کی طرف آ رہا اور دنیا سے جا رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے سورج کی طرح چمک رہے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس جنت کے کفن اور جنت کی خوشبوئیں ہوتی ہیں۔ وہ اس کے پاس آ کر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے۔ بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں ''اے پاک روح! آ اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف! تو وہ روح اس طرح جسم سے باہر آ جاتی ہے جس طرح مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بآسانی باہر آ جاتا ہے۔ ملک الموت (موت کا فرشتہ) اسے پکڑ لیتا ہے۔ لیکن یہ فرشتے اس کے ہاتھ میں لمحہ بھر بھی نہیں رہنے دیتے حتیٰ کہ اسے پکڑ لیتے اور جنت کے کفن میں لپیٹ کر جنت کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں۔ اس روح سے ایسی پاکیزہ خوشبو نکلتی ہے۔ جیسی کہ زمین کی کسی اعلیٰ اور پاکیزہ ترین کستوری کی خوشبو ہو فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس بھی ان کا گزر ہوتا ہے۔ وہ تو کہتے ہیں کہ یہ پاکیزہ روح کس کی ہے۔؟ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے۔ اس خوبصورت نام کے ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں۔ جو دنیا میں اس کا سب سے اچھا اور خوبصورت نام ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے لے کر آسمان کی طرف جا پہنچتے ہیں۔ اور آسمان کے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ ہر آسمان کے ملائکہ مقربین اگلے آسمان تک الوداع کرنے کے لئے اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں۔ ''میرے بندے کے نامہ اعمال کو علیین میں لکھ دو'' اسے زمین کی طرف لوٹا دو میں نے انہیں زمین سے پیدا کیا۔ زمین میں لوٹاؤں گا اور دوبارہ پھر اسی زمین سے انہیں نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ جو اسے بٹھا لیتے ہیں اور وہ اس سے پوچھتے ہیں۔ ''تیرا رب کون ہے؟'' یہ جواب دیتا ہے کہ ''میرا رب اللہ ہے۔ ''فرشتے پوچھتے ہیں ''تیرا دین کیا ہے؟'' یہ جواب دیتا ہے۔ ''میرا دین اسلام ہے۔ ''فرشتے پوچھتے ہیں۔ وہ آدمی کون ہیں جنھیں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟'' یہ جواب دیتا ہے۔ ''وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ ''فرشتے پوچھتے ہیں تمھیں کیسے علم ہوا؟ تو یہ کہتا ہے۔ ''میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا۔ اس پر ایمان لایا۔ اور اس کی میں نے تصدیق کی۔'' آسمانوں سے ایک منادی (اعلان کرنے والا) یہ اعلان کرتا ہے۔ ''میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو۔ ''جنت کی طرف اس کے لئے ایک دروازہ کھول دو'' آپ ﷺ نے فرمایا اس سے جنت کی پاکیزہ ہوائیں اور خوشبوئیں آنا شروع ہو جاتی ہیں اور تا حد نظر اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے، اس کے پاس ایک آدمی آتا ہے جس کا چہرہ بہت خوبصورت جس کا لباس بہت خوبصورت اور جس کی خوشبو بہت پاکیزہ ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے تمہیں بشارت ہو اس چیز کی جس سے تم خوش ہو جاؤ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا یہ مرد مومن پوچھتا ہے تم کون ہو تمہارا چہرہ وہ ہے جو خیر لایا ہے یہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا عمل صالح ہوں یہ کہتا ہے۔ اے میرے رب قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل و مال کے پاس لوٹ جاؤں اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا جب کافر آدمی دنیا سے جا رہا اور آخرت کی طرف آ رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے کالے سیاہ ہوتے ہیں اور ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ اس کے پاس تا حد نظر بیٹھ جاتے ہیں پھر حضرت ملک الموت تشریف لاتے اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے ہیں اے خبیث روح اللہ کی ناراضی اور غضب کی طرف یہ سن کر روح اس کے جسم سے منتشر ہو جاتی ہے ملک الموت اس کے جسم سے اس طرح کھینچ لیتے ہیں جس طرح سے گیلی روئی کو سیخ کو کھینچ لیا جائے ملک الموت پکڑ لیتے ہیں فرشتے لمحہ بھر لمحہ کے لئے اسے ان کے ہاتھ نہیں رہنے دیتے حتیٰ کہ اسے ان ٹاٹوں میں لپیٹ دیتے ہیں اور اس سے ایسی انتہائی سخت بدبو خارج ہو

تی ہے کہ اس سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی بدبو نہ ہوگی فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتے وہ کہتے ہیں کہ یہ خبیث روح کس کی ہے فرشتے بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے دنیا کے اس کے بدترین ناموں سے اس کا تعارف کرواتے ہیں حتی کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں دستک دیتے ہیں مگر اس کے لئے آسمان دنیا کے دروازے کو نہیں کھولا جاتا ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی ۔

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ٤٠ ... سورۃ الاعراف

ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک اونٹ سوئی کے ناکے سے نکل جائے ، اللہ عزوجل اس کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال کو سجین یعنی زمین کی نچلی تہہ میں لکھ دو چنانچہ وہاں سے اس کی روح کو نیچے پھنک دیا جاتا ہے پھر آپ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی ، ہیں

وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ٣١ ... سورۃ الحج

اور جو شخص (کسی کو) اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے وہ آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا پھر ہوا اس کو کسی دور جگہ پر پھنک دے ، چنانچہ اس کی روح بھی اسکے جسم میں لوٹا دی جا تی ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے بٹھا لیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہائے افسوس میں نہیں جانتا پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے تو وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس میں نہیں جانتا پھر وہ پھر وہ پوچھتے ہیں یہ آدمی کون ہے جنہیں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا تو وہ جواب دیتا ہے کہ ہائے افسوس میں نہیں جانتا تو آسمان سے منادی کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اس کے لئے جہنم کا بستر بچھا دو جہنم کی طرف اس کا ایک دروازہ کھول دو تو جہنم کی حرارت اور گرم ہوا اس کے پاس آتی ہے اور اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے حتی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہونے لگتی ہیں اس کے پاس ایک آدمی آتا ہے جس کا چہرہ بہت برا جس کا لباس برا اور جس کی بدبو بہت بری ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ تمہیں بشارت ہو اس بات کی جو تمہیں بہت بری لگے یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا یہ پوچھتا ہے تم کون ہو تمہارا چہرہ وہ چہرہ ہے جو برائی لاتا ہے وہ جواب دیتا ہے میں تمہارا خبیث عمل ہوں یہ کہتا ہے اللہ قیامت قائم نہ کرنا ثالثا ۔ عقلی طور پر یہ بات محال بھی نہیں ہے کہ فرشتے قبروں میں مردوں سے سوال کریں اور مردے ان کو جواب دیں اور پھر مردوں کو ان کے اعمال کے مطابق پورا پورا بدلہ دیا جائے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت اور کائنات میں اس کے عجائبات اعتبار سے یہ کچھ بعید نہیں کہ مومنوں ان کی قبروں میں نعمتوں سے نوازا جائے اور کافروں کو عذاب دیا جائے کہ جو بھی کائنات گہری نظر ڈالے گا تو اسے معلوم ہوگا ۔ کہ کائنات میں اس کی مشیت جاری و نافذ ہے اس کی قدرت جامع اور کامل ہے اس نے مخلوق کو نہایت اعلی تدبیر کے ساتھ مستحکم و استوار کیا اور جس کو پیدا کیا عجیب نرالے انداز میں پیدا فرمایا ان تمام امور پر غور کرنے سے نصوص صحیح میں وارد مردوں سے سوال اور پھر ان کے جواب کے مطابق ان سے رحمت یا عذاب کے مسئلہ پر عقیدہ رکھنا آسان ہو جائے گا ان نصوص سے ثابت ہے کہ دفن کے بعد اللہ تعالیٰ مردے میں اس کی روح لوٹا دیتا ہے تاکہ اسے وہ برزخی زندگی حاصل ہو جو دنیوی زندگی اور قیامت کے بعد کی آخروی زندگی کے درمیان ایک واسطہ ہے ، دو زندگیوں کے درمیان کی یہ زندگی ہی انسان کو اس قابل بناتی ہے ۔ کہ سوال سن سکے اور اس کا جواب دے سکے اور پھر اس میں راحت و نعمت یا عذاب و سزا کا احساس بھی پیدا کرتی ہے اس سلسلہ میں احادیث پہلے بیان کی جا چکی ہے تدبیر و خلق کے اعتبا ر سے اللہ تعالیٰ کے ایسے کمالات ہیں کہ انسانی عقلیں اپنی کوتاہی کی وجہ سے ان کا احاطہ نہیں کر سکتیں انہیں محال سمجھتی ہیں بلکہ انہیں ممکن سمجھتی ہیں اگرچہ ان کے اسباب و علل کے بارے میں حیران ان کی کنہ و حقیقت کے معلوم کرنے اور ان کے مقصود و مطلوب کی معرفت حاصل کرنے سے عاجز و درماندہ ہیں انسان جب کسی چیز سے عاجز آ جائے اور کوئی معاملہ اس سے مخفی رہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عاجز و قاصر سمجھے اور اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت اور قدرت پر شک نہ کرے ،

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم